# 133621 ـ اگر طلاق كے معانی كی سمجھ نہ ہو تو طلاق كے الفاظ بولنے سے طلاق واقع نہیں ہو گی

**سوال**

میں نے طلاق كے موضوع كے بارہ میں بہت ساری آراء كا مطالعہ كیا ہے، اس سلسلہ میں آپ كی رائے معلوم كرنا چاہتا ہوں لیكن آپ دلائل كے ساتھ بیان كریں كہ اگر كوئی شخص جو عربی نہیں جانتا اور طلاق كے معانی كو نہ سمجھتا ہو تو طلاق كے الفاظ بولنے سے طلاق واقع ہو جائیگی یا نہیں ؟
جس بنیادی نقطہ كے متعلق میں سوال كرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے كہ جس چیز كو وہ بنیادی طور پر جانتا ہی نہیں كیا اس كا بھی وہ ذمہ دار ہوگا ( مثلا كلمہ طلاق كا استعمال كرنا ) ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

طلاق اس وقت واقع ہوتی ہے جب خاوند طلاق كے معانی كو سمجھتے ہوئے طلاق كے الفاظ بولے، اور اگر اس كے معانی كو نہ سمجھتا ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اگر غیر عربی شخص نے اپنی بیوی كو كہا: تجھے طلاق " اور وہ اس كے معانی اور مفہوم كو سمجھتا ہی نہ ہو تو طلاق واقع نہیں ہوگی، كیونكہ اس نے طلاق اختیار نہیں كی، تو مكرہ یعنی مجبور كردہ شخص كی طرح اس كی بھی طلاق واقع نہیں ہو گی...

اسی طرح اگر كسی شخص نے كلمہ كفر ادا كیا اور اسے اس كے معانی نہ آتے ہوں تو وہ اس سے كافر نہیں ہوگا " انتہی

دیكھیں: مغنی ابن قدامہ ( 10 / 373 ).

اور شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" جو شخص طلاق كے معانی كی سمجھ نہ ركھتا ہو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی چاہے وہ مكلف ہی ہو "

فرض کریں اگر کوئی عجمی شخص طلاق کے معانی نہیں جانتا اور اس نے عربی زبان میں طلاق کے الفاظ بول دیے اور وہ اس کے معانی اور مفہوم کو نہ سمجھتا ہو تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی، کیونکہ وہ اس کے معانی کو ہی نہیں سمجھتا " انتہی

دیکھیں: الشرح الممتع ( 13 / 16 ).

واللہ اعلم .